



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب کوئی نوجوان کسی خاندان سے رشتہ طلب کرنے کے لئے آتا ہے تو لڑکی کا والد بہت زیادہ حق مہر کی شرط عائد کر دیتا ہے، جب شادی پر فریقین کا اتفاق ہو جاتا ہے اور نوجوان شادی کر لیتا ہے تو پھر والد لڑکی کو اس کے شوہر کے ساتھ اس کے گھر جانے سے روک دیتا ہے تاکہ وہ لڑکی اسی کی خدمت کرتی رہے، لڑکی کو بھی اس سے بہت پریشانی ہوتی ہے کہ اب وہ اپنے والد ہی کے گھر میں رہے یا اپنے شوہر کے گھر جائے اس سے بہت سی مشکلات بھی پیدا ہوتی ہیں امید ہے کہ آپ اس طرح کے مسائل میں لوگوں کو صحیح طرز عمل کی رہنمائی فرمائیں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے اس بات کو مشروع قرار دیا ہے کہ مہر کم ہوں اور ان میں میانہ روی کو اختیار کیا جائے اسی طرح ولیمہ کی دعوتوں میں بھی اعتدال کو پیش نظر رکھا جائے تاکہ ہر ایک کے لئے آسانی اور سہولت کے ساتھ شادی کرنا ممکن ہو، نیکی کے کام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا جاسکے اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے عفت و پاکدامنی کی زندگی بسر کرنے کے لئے مفید و برہر کوشش کی جاسکے۔

ہم نے اس موضوع پر کئی بار لکھا ہے تاکہ مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا فریضہ ادا کیا جاسکے اور انہیں حق بات کی وصیت کی جاسکے۔ اس موضوع سے متعلق مجلس کبار علماء کی طرف سے بھی کئی قراردادیں اور سفارشات جاری ہوئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مہر کو کم ہونا چاہیے ولیمہ کی دعوتوں میں تکلف نہیں ہونا چاہیے نیز ان میں معاشرہ کو ہر اس چیز کی ترغیب دی گئی ہے جس سے نوجوانوں کو شادی کرنے میں آسانی ہو، میں بھی اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو یہ وصیت کروں گا کہ وہ بھی اس مسئلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں تاکہ نکاح کی کثرت ہو، بدکاری کا سد باب ہو اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو عفت و پاکدامنی کی زندگی بسر کرنے کے لئے مفید و برہر کوشش کی جاسکے۔

ہم نے اس موضوع پر کئی بار لکھا ہے تاکہ مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا فریضہ ادا کیا جاسکے اور انہیں حق بات کی وصیت کی جاسکے۔ اس موضوع سے متعلق مجلس کبار علماء کی طرف سے بھی کئی قراردادیں اور سفارشات جاری ہوئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مہر کو کم ہونا چاہیے، ولیمہ کی دعوتوں میں تکلف نہیں ہونا چاہیے نیز ان میں معاشرہ کو ہر اس چیز کی ترغیب دی گئی ہے جس سے نوجوانوں کو شادی کرنے میں آسانی ہو میں بھی اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو یہ وصیت کروں گا۔ کہ وہ بھی اس مسئلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں تاکہ نکاح کی کثرت ہو، بدکاری کا سد باب ہو اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو عفت و پاکدامنی غرض بصر کی زندگی بسر کرنے کا موقع میسر آ سکے اور شادی ہی عفت و پاکدامنی کا سب سے اہم ذریعہ ہے عیساکہ نبی اکرم ﷺ نے بھی فرمایا ہے۔

((یا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج، ومن لم يستطع فليعب بالصوم فإنه له رجا)) (صحیح البخاری)

اے گروہ نوجوانان! تم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ شادی کر لے کیونکہ یہ نظر کو نیچے رکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور جسے استطاعت نہ ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ روزہ "اس کی جنسی خواہش کو کچل دے گا۔"

: صحیح حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((من كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته)) (صحیح البخاری)

"جو شخص اپنے (مسلمان) ضرورت مند) بھائی کی کسی ضرورت کو پورا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا فرمائے گا۔"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :-

((والذی فی عون العبد ما كان العبد فی عون أخيه)) (صحیح مسلم)

"جب تک کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، اس وقت تک اللہ تعالیٰ بندے کی نصرت فرماتا ہے۔"

(اسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کی تعریف فرمائی ہے جو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے ہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَالْعَصْرُ ۱. إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۚ ۲. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّضَعُوا لِحُجَّتِمْ تَوَّضَعُوا بِالْأَصْبَرِ ۚ ۳. ... سورة العصر

”عصر کی قسم کہ ہر انسان نقصان میں ہے مگر وہ جو لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق بات کی تلقین کرتے اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔“

بلاشبک وشہد مہر اور ولیہ کی دعوت میں تحفیت کے لئے تعاون اور تلقین بھی اسی بات میں شامل ہے، اس تحفیت کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس سے نکاح بکثرت ہونے لگیں گے، کنوارے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد میں کمی آ جائے گی، شرم گاہوں کی حفاظت ہوگی، نظریں نہچی رہیں گی، فواحش و منکرات میں کمی آجائے گی اور امت کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا جیسا کہ نبی ﷺ نے بھی فرمایا ہے

(تزوجوا لودود فانی مکاشرا بحکم الامم یوم القیامت) ((سنن ابی داؤد))

”زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی عورت سے شادی کرو کیونکہ روز قیامت تمہاری کثرت کی وجہ سے میں امتوں پر فخر کروں گا۔“

عورت کے والد یا بھائی کا اسے اپنے شوہر کے ساتھ سفر کرنے سے محض اس لئے منع کرنا وہ اس کی خدمت میں لگی رہے یا اس کے اونٹ اور بھریوں کو چرائی رہے تو یہ ایک منکر (برا) اور ناجائز امر ہے کیونکہ عورت کے ولی کو تو یہ چاہیے کہ وہ تعاون کرے تاکہ میاں بیوی کے مل جل کر رہنے سہنے کے حالات پیدا ہو سکیں نیز اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ہر اس چیز سے اجتناب کرے جو کسی شرعی جواز کے بغیر ان کی علیحدگی کا سبب بنے، میں عورتوں کے وارثوں کو یہ بھی وصیت کروں گا کہ وہ اپنی خواتین کی ہم پلہ لوگوں سے شادی میں تاخیر نہ کریں خواہ وہ مالی طور پر فقیر ہی ہوں بلکہ انہیں چاہیے کہ حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ پر عمل کرتے ہوئے ان کے ساتھ تعاون کریں۔

وَأَنْتُمْ أَيُّهَا الْإِسْلَامِيُّ مَسْتَحْمُونَ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ فَلَا تَحْتَمِلُوا أَنْ يَكُونُوا أَفْقَرًا لِيُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ... ۳۲ ... سورة النور

”اور اپنی (قوم کی) بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں (نکاح کر دیا کرو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے خوش حال کر دے گا۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بیوہ عورتوں اور نیک غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کر دینے کا حکم دیا ہے اور اس نے ہمیں یہ خبر دی اور وہ خبر دینے میں بالکل سچا ہے کہ شادی فقیر و مفلس لوگوں کے لئے خوشحالی کا سبب ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ خبر اس لئے دی تاکہ شوہر اور عورتوں کے ولی مطمئن ہو جائیں کہ فقر و افلاس کی وجہ سے شادی کو ترک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ شادی تو بچائے خود رزق اور دولت کا سبب ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو خیر و بھلائی کی توفیق بخشنے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 176

محدث فتویٰ